السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چنیوٹ سے ڈاکٹر محمد یوسف لکھتے ہیں کہ سلام کہتے وقت بعض لوگ وبرکاتہ کے بعد ومغفرتہ وعافتہ ورضوانہ کا اجافہ کرد یتے ہیں قرآن وحدیث کی روسے اس کی حیثیت واضح کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشادباری تعالیٰ ہے :"جب کوئی احترام کے ساتھ تمہیں سلام کرے تواسے بہتر طریقہ سے جواب دویاکم ازکم اسی طرح سے اس کا جواب دے دیا جائے ۔(النساء/4 :115)

اس آیت کریمہ کا تقاضا یہ ہے کہ سلام کا جواب احسن اور بہتر الفاظ سے دیا جائے احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بہتر کی حد بندی وبرکاتہ کہنے تک ہے اس سے زائد الفاظ مسنون نہیں ہیں چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام پہنچایا تو آپ نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا :"وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔(بخاری کتاب بدء الخلق)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسلام علیکم کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا فرمایا :"یہ دس نیکیاں ہیں "اس کے بعد ایک دوسرا آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا :"یہ بیس نیکیاں ہیں "پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا :"یہ تیس نیکیاں ہیں (ابوداؤد :کتاب الادب باب کیف السلام)

بعض روایات میں ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہا آپ نے فرمایا :"چالیس نیکیاں ہیں مزید فرمایا کہ فضیلت ایسے ہی بڑھتی رہتی ہے ۔(ابوداؤد)

لیکن یہ روایت محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتی اس کے متعلق علامہ منذری فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور سہل بن معاذ دوراوی ہیں جو قابل حجت نہیں ہیں (مختصر سنن ابی داؤد)

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی اس قسم کے اضافہ کے قائل نہیں تھے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور سلام کہتے وقت اس نے وبرکاتہ کے بعد کچھ مزید الفاظ کا اضافہ کیا آپ نے اسے ٹوکا اور فرمایا کہ سلام وبرکاتہ کہنے پر ختم ہوجاتا ہے ،(موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ : باب العمل فی اسلام)

مطلب یہ تھا کہ اس کے بعد کے الفاظ سلام میں شامل نہیں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بایں الفاظ سلام کہا اسلام کہا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ والغادیات والرائحات اس کے جواب میں آپ نے فرمایا علیک الفا کانہ کرہ ذالک ۔(موطا امام مالک باب جامع السلام)

تجھ پر ہزار ہوں آپ نے یہ الفاظ اظہار ناپسندیدگی کے طور پر فرمائے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سلام وبرکاتہ پر ختم ہوجاتا ہے (شعیب الایمان :16/98)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا انکار نقل کیا ہے ۔(فتح الباری :کتاب الادب)

اگرچہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبرکاتہ کے بعد "طیب صلوۃ "کا اضافہ کرتے تھے ۔(الادب المفرد :263)

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھتے تو وبرکاتہ کے بعد مغفرتہ و"طیب صلوۃ "کا اضافہ کرتے تھے ۔(الادب المفرد :259)

تاہم اتباع سنت کا تقاضا یہی ہے کہ سلام کرتے وقت وبرکاتہ کہنے تک اکتفا کیا جائے کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو!اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے مت بڑھو اور اللہ سے ڈرو(الحجرات/49 :1)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ مجھے جامع کلمات عطا کیےگئے ہیں (صحیح بخاری)

اس جامعیت کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام میں برکاتہ تک اضافہ کو برقرار رکھا ہے اور ہمیں بھی اس پر ہی کاربند رہنا چاہیے اس کے بعد اضافہ کا دروازہ کھولنا کئی ایک خرابیوں کے جنم لینے کا باعث ہے جو کہ اتباع سنت کے منافی ہے ۔(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب